



”تم نہ ایک عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا لیکن یہ اس کے لیے آسان ہے، جس پر اللہ آسان فرما دے“

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے، تو آپ نے فرمایا: ”تم نہ ایک عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا لیکن یہ اس کے لیے آسان ہے، جس پر اللہ آسان فرما دے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے نیکی کے دروازوں نہ بتلاؤں؟ روزے ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی کا رات کے درمیان میں نماز پڑھنا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ان کے لیے بستر سے دور رہتے ہیں) یہاں تک کہ آپ ”يَعْمَلُونَ“ (جو کچھ کرتے تھے) اس کا بدلہ ہے) تک پہنچ گئے پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دین کا سر، اس کا ستون اور اس کی بلندی نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول (ضرور بتلائیں) آپ نے فرمایا: دین کا سر اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی بلندی حجاب ہے پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی اصل نہ بتا دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اسے قابو میں رکھو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم زبان کے ذریعے جو گفتگو کرتے ہیں، اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تجھے تیری ماں گم پائے، لوگوں کو (جہنم میں) ان کے چہرے کے بل-با پھر فرمایا کہ ان کے نتھنوں کے بل-ان کی زبان کی کمائی ہی کی وجہ سے پھینکا جائے گا

[صحیح] [رواہ الترمذی]

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک سفر میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا چلتے ہوئے ایک دن میں آپ سے قریب پہنچ گیا، تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور رکھے آپ نے کہا: تو تم نے ایک ایسے عمل کے بارے میں پوچھا ہے، جو نفس پر شاق گزرتا ہے، لیکن اللہ کی توفیق شامل حال ہو جائے، تو آسان بھی ہے اسلام کے فرائض ادا کرو: 1- تم بس ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ 2- دن اور رات میں پانچ وقت کی فرض نمازوں کو ان کی شرطوں، ارکان اور واجبات کے ساتھ قائم کرو۔ یہ پانچ نمازیں ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء 3- فرض زکاٰۃ نکالو زکاٰۃ دراصل ایک مالی عبادت ہے، جو شرعی طور پر مقررہ مقدار تک پہنچنے والا مال پر واجب ہوتی ہے اور حق داروں کو دی جاتی ہے 4- ماہ رمضان کے روزے رکھو روزہ نام ہے فجر طلوع ہونے سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانا پینے اور دیگر روزے توڑنے والی چیزوں سے رکھنے کا 5- خانہ کعبہ کا حج کرو دراصل حج نام ہے اللہ کی عبادت کی خاطر مناسک کی ادائیگی کے ارادے سے مکہ کا رخ کرنے کا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو خیر کے دروازوں تک پہنچانے والا راستہ نہ بتاؤں؟ وہ راستہ یہ ہے کہ فرائض کے بعد نوافل کا اہتمام کیا جائے: 1- نفلی روزے نفلی روزے انسان کو گناہ میں ملوث ہونے سے روکتا ہے کیوں کہ روزے شہوت کو توڑتا ہے اور قوت نفسانی کو کمزور کرتا ہے 2- نفلی صدقہ گناہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور اس کے اثر کو مٹا دیتا ہے 3- رات کے آخری تہائی حصے میں تہجد کی نماز پڑھنا اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا: {تتجافی جنوبہم} ان کے لیے دور رہتے ہیں {عن المضاجع} سونے کی جگہوں سے {یدعون ربہم} وہ نماز، ذکر، تلاوت اور دعا کے ذریعے اپنے رب کو پکارتے ہیں {خوفا وطمعا ومما رزقناہم ینفقون، فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرۃ أعین} (اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا رکھا ہے، وہ خرچ کرتے ہیں کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے) یعنی لوگ یہ نہیں

جانتے کہ ہم نے ان کے اعمال کے بدلے میں قیامت کے دن ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہم پر بھجوانے والی کیا چیزیں اور جنت میں کیا کیا نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں۔ بعد ازاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے پوچھا: کیا میں تم کو دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نے بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ضرور، اللہ کے رسول! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: دین کی بنیاد اسلام یعنی دونوں گواہیاں (شہادتین) ہیں۔ ان کے ذریعے انسان کے ہاتھ میں دین کی بنیاد آجاتی ہے۔ اس کا ستون نماز ہے۔ نماز کے بغیر اسلام کا وجود نہیں ہے۔ بالکل ویسے ہی، جیسے ستون کے بغیر کسی گھر کا وجود نہیں ہوتا۔ جو نماز کا پابند ہے، اس کا دین مضبوط اور بلند ہے۔ جب کہ اسلام کی سربلندی کا ذریعہ جہاد اور اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے دین کے دشمنوں سے جنگ کرنا ہے۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے پوچھا: کیا میں تم کو ایسی چیز نے بتاؤں، جس سے گزری ہوئی تمام چیزیں مضبوط اور پختہ ہو جاتی ہیں؟ آپ نے اپنی زبان پکڑ لی اور فرمایا: اس پر قابو رکھو اور غیر ضروری باتیں نہ بولو۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہماری کہی ہوئی باتوں کا ہمارا رب ہم سے مؤاخذہ کرے گا، حساب لے گا اور سزا دے گا؟ آپ نے جواب دیا: تمہاری ماں تم کو گم پائے۔ یاد رہے کہ اس جملے سے مراد بد دعا نہیں ہوتی۔ عرب کے لوگ اس کا استعمال انسان کو کسی ایسی بات پر متنبہ کرنے کے لیے کرتے ہیں، جس سے اسے متنبہ ہونا چاہیے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگوں کو ان کے منہ کے بل صرف اس لیے ہی گھسیٹا جائے گا کہ وہ اپنی زبان سے کفریہ کلمات نکالتے۔ سب و شتم، غیبت و چغل خوری اور بے تان تراشی وغیرہ کرتے ہیں۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/66530>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

